تعلیماتِ نبویہ ہی عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

پاکستان کے وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے گورنر ہاؤس لاہور میں کرسمس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جہاں اور بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، وہاں انہوں نے یہ بات بھی سامعین کے گوش گزار کی کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں اور تمام مذاہب کا مقصد تزکیۂ نفس ہے۔“
نعوذ بالله من ذالك

راقم الحروف نے اس خبر کو بار بار پڑھا اور کئی ایک اخبارات کی ورق گردانی کی کہ شاید یہ جملہ غلط رپورٹ ہوا ہو، یا کسی رپورٹر سے غلط تعبیر ہوئی ہو، لیکن تقریباً تمام اخبارات نے اس جملہ کو اسی طرح ہی شائع کیا ہے، جس سے یقین کی حد تک یہ بات ثابت ہوئی کہ وزیراعظم صاحب نے اسی طرح ہی فرمایا ہے۔ روزنامہ جنگ کراچی کے حوالے سے مذکورہ بالا خبر ملاحظہ ہو:

”لاہور (ایجنسیاں/ جنگ نیوز) وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ چند گمراہ لوگ فساد برپا کرتے ہیں اور اسی سے ان کی دکان چلتی ہے، مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو روکنا ہوگا، کسی کو اپنے ناپاک عزائم کے ذریعے دنیا میں پاکستان کا اصل چہرہ مسخ نہیں کرنے دیں گے، ہمیں مل کر ایک قوم کے تصور کو آگے بڑھانا ہے، ملک میں خون کی ہولی کھیلنے والے اکثریت کے نمائندہ نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتے کے روز گورنر ہاؤس لاہور میں کرسمس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور، سینیٹر کامران مائیکل، خلیل طاہر سندھو سمیت مختلف مذاہب کے لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی، وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ تمام مذاہب کا مقصد تزکیۂ نفس ہے، ہم نے مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو ہر صورت روکنا ہے، پاکستان کی افواج، بیوروکریسی اور پارلیمنٹ میں بھی اقلیتیں حصہ ہیں، پاکستان میں اقلیتوں کو خوش

وخرم دیکھنا چاہتا ہوں، پشاور میں گرجا گھر پر حملہ کرنے والے اکثریت کے نمائندہ نہیں، غربت مذہب دیکھ کر دستک نہیں دیتی، پاکستان کی اکثریت اقلیتوں کی معترف اور قدر دان ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی، بروز اتوار، ۱۸ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۱۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ماننے والا مسلمان کہلاتا ہے اور تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام علیہا السلام پر اور جو کچھ ان پر نازل ہوا، اس سب کو مانتے ہیں، اسلام میں جس طرح قرآن کریم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا کفر ہے، ایسے ہی کسی ایک نبی یا کتب سماویہ میں سے کسی کتاب کا انکار کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جتنے بھی انبیاء کرام علیہا السلام تشریف لائے، وہ اپنے اپنے دور اور اپنے اپنے مخصوص زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف عالم انسانیت کے لئے نہیں، بلکہ پوری کائنات کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہوئی ہے، قرآن کریم اور سنت نبویہ اس بارے میں گواہی دیتی ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ کا دین آخری دین ہے، آپ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے، آپ کی امت آخری امت ہے اور اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ اور کامیابی کا مدار ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی قرب قیامت میں آسمان سے نزول فرمانے کے بعد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر خود بھی عمل پیرا ہوں گے اور یہودیوں وعیسائیوں کو بھی ان تعلیمات پر عمل کرنے کا پابند بنائیں گے، بطور نمونہ قرآن کریم کے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں، قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

(۱)......" قل یا ایھا الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً۔" (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ:......"تو کہہ اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔"

(۲)......" وما ارسلناك الا كافة للناس بشيراً ونذيراً۔" (السبا:۲۸)

ترجمہ:......"اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو۔"

(۳)......" وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔" (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ:......"اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر کر جہان کے لوگوں پر۔"

(۴)......"واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب و حكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ءاقررتم واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون افغير دين الله يبغون." (آل عمران: ۸۱-۸۳)

ترجمہ:...... ’’اور جب اللہ نے عہد لیا نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم، پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے، فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ بولے: ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو اب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، پھر جو کوئی پھر جاوے اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں نافرمان، اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے؟‘‘

(۵)...... ’’ان الدین عند اللہ الاسلام۔‘‘ (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ:...... ’’بے شک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی حکم برداری۔‘‘

(۶)...... ’’ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔‘‘ (آل عمران: ۸۵)

ترجمہ:...... ’’اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام کے اور کوئی دین، سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔‘‘

(۷)...... ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔‘‘

ترجمہ:...... ’’آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔‘‘

(۸)...... ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔‘‘ (الفتح: ۲۸)

ترجمہ:...... ’’وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول سیدھی راہ پر اور سچے دین پر، تاکہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور کافی ہے اللہ حق ثابت کرنے والا۔‘‘

یہ چند آیات بطور نمونہ قلم برداشتہ لکھ دی گئی ہیں، ورنہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت، ایک ایک جملہ اور ایک ایک حرف پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اب مدارِ نجات، مشعلِ راہ اور کامیابی کی ضمانت صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہیں، اس لئے کہ آپ کی بعثت صرف اہل عرب یا یہود و نصاریٰ تک محدود نہیں، بلکہ روئے زمین کے کسی خطے میں کوئی انسان رہتا ہے، آپ کی بعثت اس کے لئے بھی ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عالم کے لئے رب اور شہنشاہ مطلق ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت بھی تمام عالم کے لئے ہے، اب انسانیت کی ہدایت و کامیابی کی صورت صرف ایک ہی ہے کہ اس جامع ترین عالم گیر صداقت کی پیروی کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں، آپ ہی اب وہ پیغمبر اور راہنما ہیں جن پر ایمان لانا تمام انبیاء و مرسلین علیہما السلام اور کتب سماویہ پر ایمان لانے کے مترادف ہے اور جو انسان آپ کی پیروی نہیں کرتا اور آپ کی تعلیمات کو مشعلِ راہ نہیں بناتا، چاہے وہ

یہودی ہو یا عیسائی، اس کا اب اپنے رسول اور پیغمبر پر بھی ایمان معتبر نہیں اور نہ ہی سابقہ کتب اس کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں، بطور شہادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنت نبویہؐ سے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱)......" عن مالك بن انس مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تركت فيكم أمرين لن تضلوا ماتمسكتم بهما كتاب الله وسنة رسوله۔"(مشکوٰۃ،ص:۳۱)

ترجمہ:......"حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم انہیں پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے، وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (احادیث) ہے۔"

(۲)......" عن ابی موسىٰ الأشعری رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلثة لهم أجران، رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه و آمن بمحمد، والعبد المملوك إذا أدى حق الله وحق مواليه، ورجل كانت عندهٗ أمة يطأها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها، فله اجران". متفق عليه۔ (مشکوٰۃص:۱۲)

ترجمہ:......" حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کو دو اجر ملیں گے، ایک اس اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) کو جو (پہلے) اپنے نبی پر ایمان رکھتا تھا، پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا، اس غلام کو جو اللہ کے حقوق کو بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حق کو بھی ادا کرتا رہے، اس شخص کو جس کی کوئی باندی تھی اور وہ اس سے صحبت کرتا تھا، پہلے اس کو اچھا ہنر مند بنایا، پھر اس کو خوب اچھی طرح تعلیم دی اور پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا تو یہ بھی دوہرے اجر کا حقدار ہوگا۔"

(۳)......" عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: والذی نفس محمد بيده ،لايسمع بی احد من هذه الامة يهودی ولانصرانی ثم يموت ولم يومن بالذی ارسلت به الا كان من اصحاب النار"۔ رواه مسلم۔(مشکوٰۃ، ص:۱۲)

ترجمہ:......"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اس امت میں سے جو شخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی، میری نبوت کی خبر پائے اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ دوزخی ہے۔"

(۴)......" وعن جابرؓ ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه انی رسول الله صلى الله عليه وسلم بنسخة من التوراة فقال: يا رسول الله! هذا نسخة من التوراة فسكت فجعل يقرا وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير، فقال ابوبكرؓ: ثكلتك التواكل ماترى مابوجه رسول الله صلى الله عليه

وسـلـم؟ فـنـظـر عـمرؓ الی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: اعوذ بالله من غضب الله وغـضـب رسـولـه رضینـا بـالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسـلـم: والـذی نفس محمد بیده لوبدالکم موسیٰؑ فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی، راه الدارمی۔" (مشکوٰۃ، ص:۳۲)

ترجمہ:...... "اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تورات کا نسخہ ہے، آپ خاموش رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (تورات کو) پڑھنا شروع کر دیا، ادھر غصہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہونے لگا (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! گم کرنے والیاں تمہیں گم کریں، کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس (کے متغیر ہونے) کو نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف نظر ڈالی اور (غصہ کے آثار کو دیکھ کر کہا) میں اللہ کے غضب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے ذات پاک کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان ظاہر ہوتے تو تم ان کی پیروی کرتے اور مجھے چھوڑ دیتے (جس کے نتیجے میں) تم سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے اور (حالانکہ) اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو وہ (بھی) یقیناً میری (ہی) پیروی کرتے۔"

(۵)...... "عن جابرؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم حین اتاه عمرؓ فقال: نسمع أحادیث من یهود تـعجبنا افتریٰ ان نکتب بعضها؟ فقال: امتهوکون انتم کما تهوکت الیهود والنصاریٰ لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولوکان موسیٰ علیه السلام حیا ما وسعه إلاتباعی۔" (مشکوٰۃ، ص: ۳۰)

ترجمہ:...... "حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہمیں اچھی لگتی ہیں، کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم بھی اسی طرح حیران ہو جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں؟ (جان لو کہ) بلاشبہ میں تمہارے پاس صاف و روشن شریعت لایا ہوں، اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری پیروی پر مجبور ہوتے۔"

(۶)...... "عـن ابی هـریـرة رضـی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کل امتی

یدخلون الجنة إلامن أبی، قیل: ومن أبی؟ قال: من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد أبی۔ رواہ البخاری۔" (مشکوٰۃ، ص:۲۷)

ترجمہ:......"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت جنت میں داخل ہوگی، مگر وہ شخص جس نے انکار کیا اور سرکشی کی، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، پھر پوچھا گیا: وہ کون شخص ہے، جس نے انکار کیا اور سرکشی کی؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت وفرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔"

قرآن وسنت کے علاوہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی آپ کی بشارت اور آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا ہے، مثلاً:

(۱)......حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے ہوئے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: "یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا، جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔" (پیدائش:۴۹، ۱۰)

(۲)......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ان الفاظ میں دی: "میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا۔" (استثنا:۱۸، ۱۸)

(۳)......اسی طرح انجیل یوحنا میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کہا: "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔" (انجیل یوحنا:۱۶، ۷)

"حضرت مولانا عبدالحق حقانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انجیل یوحنا باب:۱۴ کی یہ مشہور بشارت انجیل یوحنا کی اس عربی نسخہ سے نقل کی ہے، جو لندن میں ۱۸۳۱ء اور ۱۸۳۳ء میں طبع ہوا:

"باب نمبر:۱۴، از آیت نمبر: (۱۵) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے (۱۶) اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں فارقلیط دے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا (یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی)۔ (۲۶) لیکن وہ فارقلیط (جو روح حق ہے) جسے باپ میرے نام بھیجے گا وہ تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور سب باتیں جو میں نے تم سے کہیں وہ یاد دلائے گا، (۲۹) اور اب میں نے تمہیں اس کے واقع ہونے سے پہلے کہا، تاکہ جب وہ واقع ہو تو تم ایمان لاؤ۔ (۳۰) بعد اس کے میں تم سے بہت کلام نہ کروں گا، اس لئے کہ اس جہاں کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکی کوئی بات نہیں۔"

اور باب نمبر:۱۶، آیت نمبر:۷ میں ہے: لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہوگا، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ فارقلیط (مددگار) تمہارے پاس نہ آوے، لیکن اگر میں جاؤں تو اس کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔" (معارف القرآن کاندھلوی، جلد:۷، ص:۲۲۳)"۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی آپ کی اتباع کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کے بعد قرآن کریم اور سنت نبویہ کے مطابق فیصلے کرنا، محشر میں آپ کا شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرنا، یہ کیا یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادتِ عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے نہیں ہے؟

جناب وزیر اعظم کا یہ فرمانا کہ "تمام مذاہب کا مقصد تزکیۂ نفس ہے" شریعت محمدی کے آنے کے بعد بھی ان کا یہ کہنا، گویا مسلمانوں اور عیسائیوں میں کوئی تفرق نہیں، یہ خیال بھی قرآن کریم اور سنت نبویہ سے عدم واقفیت کی دلیل ہے، اس لئے کہ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ میں جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے، وہاں تزکیہ سے مراد دل کو کفر وشرک کے علاوہ باطنی امراض اور باطنی گناہوں سے پاک کرنا ہے، جس آدمی کے دل میں کفر وشرک اور نفاق موجود ہو، اس کا دل کیسے پاک ہوسکتا ہے؟ اور اس کے مجاہدے اور ریاضتوں کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟

اس لئے کہ نزول قرآن کے وقت عرب میں تین طبقات تھے اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا تھا، مشرکین مکہ کہتے تھے کہ "ماتعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی" "ہم ان بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا قرب دلا دیں گے، جب یہ سوال نصاریٰ سے کیا جاتا کہ تم کیوں شرک میں مبتلا ہو تو وہ بھی محبت الٰہی کا دعویٰ کرتے اور کہتے کہ مسیح علیہ السلام، اللہ کا بیٹا ہے اور اس کی پرستش اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے ہے، اسی طرح یہود بھی کہتے تھے "نحن ابناء اللہ و احباء" "ہم اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں، گویا وہ بھی اللہ کے محبوب ہونے کے دعویدار تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سب کے باطل دعوؤں کو رد کیا اور اپنی محبت کا معیار اپنے بندوں کے لئے یہ مقرر فرمایا کہ:

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم۔" (آل عمران:۳۱)

ترجمہ:......" تو کہہ! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو، تاکہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشے گناہ تمہارے۔"

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"یعنی اگر دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اس کو اتباع محمدی کی کسوٹی پر کس کر دیکھ لے، سب کھرا کھوٹا معلوم ہوجائے گا، جو شخص جس قدر حبیب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلتا اور آپ کی لائی ہوئی روشنی کو مشعل راہ بناتا ہے، اسی قدر سمجھنا چاہئے کہ خدا کی محبت کے دعوے

میں سچا اور کھرا ہے اور جتنا اس دعوے میں سچا ہوگا، اتنا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مضبوط و مستعد پایا جائے گا، جس کا پھل یہ ملے گا کہ حق تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے گا اور اللہ کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور آئندہ طرح طرح کی ظاہری و باطنی مہربانیاں مبذول ہوں گی۔‘‘

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم کا قرآن کریم، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان حوالوں کے بعد یہ فرمانا کہ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عالم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں اور تمام مذاہب کا مقصد تزکیۂ نفس ہے‘‘ یہ کس قدر عقل و دانش اور شریعت کے خلاف اور بے وزن بات ہے، جس کی اہل علم عقل مند آدمی کوئی توجیہ نہیں کر سکتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا دین مکمل صورت میں جب پہنچ گیا تو اب طلوع آفتاب کے بعد مٹی کے چراغ جلانا یا گیس، بجلی اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا محض لغو اور کھلی حماقت ہے، مقامی نبوتوں اور ہدایتوں کا وقت اور عہد گزر چکا، اب سب سے آخری اور عالمگیر نبوت و ہدایت سے روشنی حاصل کرنا ہوگی کہ یہی تمام روشنیوں کا خزانہ ہے، جس میں پہلی تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں۔

(۱)...... وزیر اعظم صاحب! ظاہری مسلمانی کسی کام نہ آئے گی، ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو قبول کرے اور دل سے ان کا یقین لائے، اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے اگر کسی ایک ارشاد پر بھی ایمان و یقین نہیں لائے گا تو وہ مسلمان نہیں، ظاہرداری کا ایمان تو منافقین کے پاس بھی تھا، وہ اپنی زبانوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار بھی کرتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی بھی دیتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ایسی ظاہرداری کی گواہی کو قبول نہیں فرمایا، بلکہ ان کے ایمان کی نفی کے ساتھ ساتھ ان کی نمازوں، روزوں، حج وزکوٰۃ جیسی عبادتوں کو بھی رد کرتے ہوئے فرمایا کہ منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

لگتا یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے عیسائی اقلیت کو خوش کرنے اور مغربی دنیا میں اپنا قد کاٹھ اونچا کرنے کے لئے یہ بات فرمائی ہے، لیکن انہیں معلوم نہیں کہ اس سے عزت نہیں بڑھتی، بلکہ آدمی اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے محروم ہو جاتا ہے اور اندیشہ ہے کہ ایسا آدمی کہیں ایمانِ حقیقی سے محروم نہ ہو جائے۔

(۲)...... وزیر اعظم صاحب کو شاید معلوم نہ ہو کہ اس جملے سے آدمی کا اسلام اور ایمان مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے، کیونکہ اس کو پڑھنے یا سننے والا آدمی یہی سمجھتا ہے کہ شاید دین عیسوی کی دعوت دی جا رہی ہے اور اس کا کہنے والا نعوذ باللہ! دین عیسوی کی دعوت دے رہا ہے، کیا ایک مسلمان وزیر اعظم اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو چھوڑ کر منسوخ دین کی دعوت دے سکتا ہے؟

(۳)...... وزیر اعظم صاحب کے اس جملے کو سننے والے سادہ لوح انسان اور مسلم نوجوان نسل پر کیا یہ اثر نہیں پڑے گا

کہ وہ عیسائیت کو صحیح مذہب تصور کرنے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سیکھنی اور حاصل کرنا چاہئیں؟

(۴)......پھر ان کو سیکھنے یا سمجھنے کے لئے کیا وہ عیسائی پادریوں اور محرف شدہ تورات وانجیل کی طرف نہیں لپکیں گے؟ اور پھر جب وہ ایسا کریں گے تو کیا ان کا دین اور ایمان محفوظ رہے گا؟ اور کیا وہ آہستہ آہستہ ارتداد کی راہ اختیار نہیں کریں گے؟

(۵)......کیا ہمارے دانشور اور باشعور حضرات یہ سمجھنے پر حق بجانب نہیں ہوں گے کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے اس ایک جملہ میں وہ سب کام کر دکھایا ہے جو عیسائی مشنری اور عیسائی این جی اوز کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود سالوں تک نہیں کر سکیں؟

(۶)......کیا یہ سب کچھ اس فنڈ کی مطلوبہ شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو نہیں کیا جا رہا، جس کی بدولت پنجاب بھر میں دانش کدہ کے نام سے عیسائی کمیونٹی اور مغربی اسکولوں کی طرز پر اسکول بنائے جا رہے ہیں، جن میں طلبہ وطالبات کے مخلوط نظام تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے ایک ساتھ نہانے کے لئے سوئمنگ پول تو خاص طور پر بنائے گئے ہیں، لیکن نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

وزیر اعظم صاحب کو چاہئے کہ وہ اپنے کہے گئے ان جملوں پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ اگر یہ جملے غیر اختیاری طور پر ان کی زبان سے صادر ہوئے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کی معافی مانگیں اور قوم کے سامنے ان کی وضاحت کریں اور اگر یہ تقریر کسی اور نے ان کو لکھ کر دی ہے تو اس سے باز پرس کریں اور اس سے اس کی وضاحت طلب کریں کہ آخر اس نے یہ غیر اسلامی شرعی جملے تقریر میں کیوں داخل کئے ہیں؟

شیخ سعدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:...... "وزیر جتنا بادشاہ سے ڈرتا ہے، اگر اتنا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو فرشتوں سے بڑھ جاتا۔" ہمارے ارباب اختیار جس قدر امریکہ بہادر سے ڈرتے ہیں، اتنا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے، پاکستان کے عوام چونکہ مسلمان ہیں، اس لئے اب ہمارے حکمران بھی اللہ ورسول اور کتاب وسنت کا نام لینے پر مجبور ہیں، لیکن یہ حضرات کتاب وسنت کا نام لینے میں بھی یہ احتیاط ملحوظ رکھتے ہیں کہ امریکہ بہادر ناراض نہ ہو اور داتایانِ مغرب کی طرف سے ان کو بنیاد پرستی کا طعنہ نہ دیا جائے، جس ملک کے عوام اور حکمران ایسے نام نہاد مسلمان ہوں، اس ملک پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں کیا نازل ہوں گی؟ غضب اور قہر ہی نازل ہوگا، یہی وجہ ہے کہ ہر طرف سے جوتے کھا رہے ہیں، مگر دلوں پر ایسی مہر لگی ہے کہ پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان صحیح نصیب فرمائیں اور اعمال صالحہ کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔ آمین

☆......☆......☆